﴿ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ - البقرة:78﴾

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

اور لفظ قمر

اکبر خان شاہ نجیب آبادی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولوی اشرف علی صاحب کے رسالہ خطاب الملیح پر ایک مجمل ریویو پیشتر میں .... ہدیہ ناظرین کر چکا ہوں۔ آج کل پھر نجیب آباد کے نہایت سنجیدہ اور متین مولوی صاحب نے (جن کو میں نیک فطرت اور تمام نجیب آبادی مولویوں میں ذی علم اور بزرگ سمجھتا ہوں) وہی کتاب خطاب الملیح پیش کر کے کسوف و خسوف والی حدیث کے متعلق مولوی اشرف علی صاحب کی عبارت پر توجہ دلائی جس میں انھوں نے مختصر طور پر قرآن شریف کی دو آیتوں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ لفظ قمر کا اطلاق ہلال پر بھی ہو سکتا ہے اور اس لیے دار قطنی کی حدیث کے متعلق (ان کے نزدیک) مرزا صاحب کی وہ مشہور توجیہ (جس کو ہر ذی علم تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکتا) غلط ہے۔ میرے قلب میں تحریک پیدا ہوئی کہ خطاب الملیح پر ایک مفصل ریویو بھی ہونا چاہیے جو نہ مولوی اشرف علی صاحب کے نفیس مغالطوں اور باریک غلطیوں کو پوشیدہ رہنے دے۔ یہ مفصل ریویو جب خدا کو منظور ہوگا ہدیۂ ناظرین ہوگا مگر اس وقت اس مذکورہ بالامغالطہ کے متعلق کچھ ذیل میں عرض کرتا ہوں۔

مولوی صاحب موصوف نے جو آیتیں پیش کی ہیں ان میں سے

ایک آیت تو یہ ہے وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ

(یونس:5) یہ آیت لکھ کر مولوی صاحب فرماتے ہیں ”اور ظاہر اور یقینی

ہے کہ یہ منازل کا آلۂ حساب بن جانا اول ہی شب سے شروع ہوجاتا ہے

باوجود اس کے پھر اس حالت میں بھی اُس کو قمر ہی کہا گیا۔“ میں کہتا ہوں

اس آیت سے یہ استدلال کرنا کہ لفظ قمر ہلال پر پر اطلاق ہو سکتا ہے،

مولوی صاحب انصاف کریں کس قدر مستبعد ہے۔ الفاظ آیت میں کہیں

اس کا ذکر نہیں جب تک مولوی صاحب کا یہ کلیہ اس آیت کے ساتھ

شامل نہ کیا جائے ”یقینی ہے کہ یہ منازل کا آلہ حساب بن جانا اوّل ہی

شب سے شروع ہو جاتا ہے۔“ ہرگز مولوی صاحب کا استدلال پورا نہیں

ہوتا۔ حساب کرنا ایک ایسا اعتباری امر ہے کہ جس کو بدر سے بہ نسبت

ہلال کے زیادہ تعلق ہے یعنی یہ ممکن ہے کہ آدمی کو ہلال کے متعین

کرنے میں غلطی ہو جیسا کہ اکثر ہوتا ہے مگر بدر کے متعین کرنے میں

غلطی نہیں ہو سکتی اور بدر قمر کے تحت میں داخل ہےاس واسطے کہ قمر کا

اطلاق چاند پر تیرھویں سے پندرھویں تک ہو سکتا ہے تو چودھویں تاریخ

کے چاند پر بدرجہ اولیٰ ہوا۔ حساب کے لیے ضروری ہے کہ کسی یقینی چیز پر بنیاد رکھی جائے اور یہ بات ہر شخص غور کرے کہ ہلال میں کہاں تک حاصل ہے۔ یہ امر پوشیدہ نہیں کہ لوگوں کو قمری مہینوں کی پہلی تاریخ کے متعین کرنے میں کیسی غلطی ہوتی ہے مگر یہ بات بدر کے تعین میں کبھی نہیں ہوتی اور حساب کرنا اختیاری امر ہے، چاند کی کسی تاریخ سے بھی شروع کیا جا سکتا ہے چنانچہ ہندوؤں کے یہاں بدر ہی سے مہینہ شروع ہوتا ہے۔ غرض اس آیت شریفہ کا یہ مطلب قرار دینا کہ ہم نے بدر کو تمھارے لیے آلۂ حساب بنایا زیادہ قرین قیاس ہے۔ علاوہ ازیں قاعدہ ہے کہ جب تک کوئی تعذّر موجود نہ ہو ہمیشہ فرد کامل مراد لیا جاتا ہے پس یہاں قمر کا فرد کامل بدر مراد لینے کے لیے کئی وجوہ معقولہ موجود ہیں۔

دوسری آیت وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿یٰس:39﴾ میں بھی اگر قمر سے وہی بدر مراد لیا جائے تو آیت کے معنی زیادہ صاف اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر زیادہ صراحۃً دال ہوں گے۔ مولوی صاحب موصوف فرماتے ہیں ”حاصل یہ کہ خلاف قاعدہ ہیئت ہوں

گے۔" یہ خود مولوی صاحب کا استنباط ہے اور صریحی الفاظ سے ہرگز یہ مطلب حاصل نہیں ہوتا۔ تعجب ہے کہ مولوی صاحب بلا استنباط (اور وہ بھی اکثر مخالف عقل) ٹکڑا نہیں توڑتے اور دوسروں پر یہ تاکید کہ باوجود تعذّر عقلی الفاظ کے صریحی معنی ہی لینے چاہییں۔ مولوی صاحب کا یہ حاصل حدیث کے لفظ آیت کی بنا پر ہے حالانکہ خداوند تعالیٰ اکثر جگہ قرآن شریف میں بالکل طبعی باتوں کو مثل ہواؤں کے چلنے وغیرہ کے اپنی آیت سے تعبیر کرتا ہے۔ دوسرے یہ کسوف و خسوف اگرچہ بقاعدہ ہیئت ہوا مگر اس میں آیت ہونے کی صلاحیت اس مفہوم کے مطابق بھی موجود ہے جو مولوی صاحب کے ذہن میں ہے کیونکہ اس قسم کا کسوف و خسوف ابتدائے عالم سے نہ تو اب تک ہوا اور نہ آئندہ ہو۔ اس آیت شریفہ میں خداوند عالم اپنی قدرت کاملہ پر اس طرح استدلال کرتا ہے کہ ہم نے قمر جیسی چیز کو العرجون القدیم کی مثل بنا دیا، اب اگر یہ کہا جائے کہ کالعرجون القدیم پر بھی قمر کا ہی اطلاق ہو سکتا ہے تو گویا یہ لازم آئے گا کہ خدا نے قمر کو قمر بنا دیا۔ میں پوچھتا ہوں اس میں کمال ہی کون سا ہوا لہذا کالعرجون القدیم یعنی ہلال کے مفہوم کو جہاں تک ہو سکے قمر کے

مفہوم سے بعید قرار دینا چاہیے اور یہ بات تبھی ممکن ہے جب وہ معنی لئے جائیں جو میں نے بیان کیے ہیں۔ اس کے جواب میں اگر مولوی صاحب یہ کہیں کہ عَاد کا فاعل ضمیر مستتر ہے جو راجع ہے قمر کی طرف اور اس لیے قمر ہی کالعرجون القدیم ہے، صرف لفظی نزاع ہے (مولوی صاحب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف میں بھی اس کے متعلق تحقیق کرنا چاہیے تھا۔)

راقم اکبر شاہ خاں احمدی نجیب آبادی

مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی اور لفظ قمر

مولوی اشرفعلی صاحب کے رسالہ خطاب الملیح پر ایک مجمل ریویو پیشتر میں
الحکم مطبوعہ ۲۴ جنوری سنہ کے ذریعہ ہدیہ ناظرین کرچکا ہوں جس میں
پہلے آپ کی نہایت سنجیدہ اور متین مولوی صاحب نے (جنکو میں نیک
فطرت اور تمام بحیثیت ذی مولویوں میں ذی علم اور بزرگ سمجھتا ہوں)
وہی کتاب خطاب الملیح پیش کرکے کسوف و خسوف والی حدیث کے متعلق مولوی
اشرفعلی صاحب کی عبارت پر توجہ دلائی جس میں انہوں نے مختصر طور پر
قرآن شریف کی دو آیتوں سے یہ ثابت کرنیکی کوشش کی ہے کہ لفظ
قمر کا اطلاق ہلال پر بھی ہوسکتا ہے اور اسلئے دارقطنی کی حدیث کے
متعلق (انکے نزدیک) مرزا صاحب کی وہ مشہور توجیہ (جسکو
ہر ذی علم تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا) غلط ہے۔ میرے دل میں تحریک
پیدا ہوئی کہ خطاب الملیح پر ایک مفصل ریویو بھی لکھا جاوے جو مولوی
اشرفعلی صاحب کے نفیس مغالطوں اور باریک غلطیوں کو پوشیدہ رہنے دے
یہ مفصل ریویو جب خدا کو منظور ہوگا ہدیہ ناظرین ہوگا مگر اسوقت
میں مذکورہ بالا صرف لفظ کے متعلق کچھ ذیل میں عرض کرتا ہوں۔

مولوی صاحب موصوف نے جو آیتیں پیش کی ہیں ان میں سے ایک آیت تو